

107305-مریض کو ڈاکٹر نے روزے رکھنے سے منع کر رکھا ہے

سوال

میں جوان ہوں اور میرا بچہ حصہ فائی زدہ ہے، میں پلنے پھرنے کے لیے ویل چڑھ استعمال کرتا ہوں، ڈاکٹر نے مجھے روزہ رکھنے سے منع کر رکھا ہے؛ کیونکہ سارا دن میرے جسم کو پر نظم طریقہ سے پانی کی ضرورت ہوتی ہے، اور روزہ رکھنا اور پانی نہ پینا میرے گردوں کے لیے نقصانہ ہے۔ لیکن میں نے ڈاکٹر کے مشورہ پر عمل نہیں کیا اور پچھلے رمضان المبارک کے روزے رکھے تھے، کیا میں نے نافرمانی کا ارتکاب تو نہیں کیا؟ اور کیا میرے لیے آئندہ رمضان المبارک کے روزے رکھنا جائز ہیں، برائے مہربانی مجھے مشورہ دیں، ڈاکٹر بھی مسلمان ہے کیا میں اس کی بات مانتے ہوئے روزے نہ رکھوں؟

پسندیدہ جواب

اول :

رمضان المبارک کے روزے رکھنا ہر مسلمان مکلف شخص پر جو روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہو فرض ہیں، اور اگر کسی بیماری کی بنا پر اس کے لیے روزے رکھنے میں مشقت ہوتی ہو یا وہ دن میں دوائی استعمال کرنے کا محتاج ہو مثلاً گولیاں اور سیرپ وغیرہ استعمال کرتا ہو تو اس شخص کے لیے روزہ چھوڑنا مشروع ہے۔

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿أَوْ جُو كُوئي مَرِيضٌ ہو يَا مَسْافِرٌ تَوَهُ دُوْسِرَےِ إِيَامٍ مِّنْ لَئِنْتِي پُورِيٍّ كَرِے، اللَّهُ تَعَالَى تِهَارَےِ سَاقِهَ آسَانِيٍّ كَرْنَا چاہِتَا ہے اور تِهَارَےِ سَاقِهَ تَلْگِي نَهِيںْ كَرْنَا چاہِتَا﴾۔ البقرة(185)۔

اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

”یقیناً اللہ سبحانہ و تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کی دی گئی رخصت پر عمل کیا جائے، بالکل ویسے ہی چیزے اللہ تعالیٰ کو اپنی معصیت و نافرمانی ناپسند ہے“

مسند احمد حدیث نمبر (5839) علامہ ابانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (564) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

آپ مزید فائدہ کے لیے سوال نمبر (11107) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

اس بنا پر جب یہ ثابت ہو جائے کہ آپ کے لیے روزہ رکھنا نقصانہ ہے اور کوئی قابل اعتماد ڈاکٹر کے کے تو پھر آپ کے لیے روزہ چھوڑنا واجب ہو جائیگا، اور آپ کے لیے روزہ رکھنا جائز نہیں ہو گا۔

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿أَوْ تَمْ أَپِنےِ آپَ كَوَابِنَ هَاتِهِوْ بِلَكْتَ مِنْ مَسْتُ ڈُالُو﴾۔ البقرة(195)۔

اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"نہ تو کسی کو نقصان دو، اور نہ ہی کسی دوسرے سے نقصان اٹھاؤ۔"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2341) علامہ الباñی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور یہ دیکھتے ہوئے کہ آپ نے پچھلے رمضان المبارک میں روزے رکھے ہیں اور آپ کو کوئی ضرر اور نقصان نہیں ہوا، ہماری تواریخ یہی ہے کہ آپ کسی دوسرے ڈاکٹر سے بھی اس سلسہ میں مشورہ کر لیں جو پہلے سے زیادہ قابلِ اعتقاد ہو اور آپ کی حالت کو سمجھتا ہو، اگر وہ آپ کو روزہ رکھنے کا کسے تور کھل لیں، اور اگر وہ بھی روزہ جھوڑنے کا کرتا ہے تو پھر روزہ مست رکھیں۔

رہا مسئلہ قناء کا تو اگر آپ کی بیماری وفات ہے اور دامنی نہیں تو آپ شفایاںی کا انتظار کریں، جب اللہ تعالیٰ شفایاپ کر دے تو آپ پچھلے سارے روزے رکھ لیں۔

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

۔(اور جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا مسافر تو وہ دوسرا سے اپام میں گئی پوری کرے)۔ البقرة (184)۔

لیکن اگر آب کی بہاری دامنی سے اور اس سے شفابانی کی بھی امید نہیں تو آب ہر دن کے بد لے میں ایک مسکن کو لکھانا کھلا دیں۔

کھانا کھلانے کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے آپ سوال نمبر (39234) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

بہم اللہ سچانہ و تعالیٰ سے دعا گوئیں کہ وہ آپ اور سب مسلمان بیماروں کو عافیت و شفا بانی نصیب فرمائے۔

وَاللَّهُ أَعْلَمُ